سوال

(89) سجدہ کرتے ہوئے زمین پر ہاتھ پہلے رکھے جائیں یا گھٹنے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سجدہ کرتے ہوئے زمین پر ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ابراہیم نخعی، مسلم بن یسار، سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق، امام ابوحنیفہ اوران کے اصحاب، امام ابن المنذر، امام ابن القیم اور جمہور علماء رحمہم اللہ کے نزدیک زمین پر پہلے گھٹنے رکھنے چاہییں۔ مگر امام اوزاعی، امام مالک، امام ابن حزم، محدثین کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک زمین پر پہلے ہاتھ رکھنے زیادہ صحیح ہیں۔

پہلے مذہب کی دلیل

عَن وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، (رواہ الخمسۃ إلا احمد، نیل الاوطار: ص ۲۸۲ ج ۲، تحفۃ الاحوذی: ص ۲۲۸ ج ۱)

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے۔''

اس حدیث کواگرچہ امام خطابی وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ترجیح دی ہے اور اثبت کہا ہے تاہم یہ حدیث ضعیف ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

أخرجه أصحاب السُّنَنِ الْأَرْبَعَةُ وابنُ خُزَيْمَةَ وابنُ حبّان وابنُ السَّكَنِ فِي صِحَاحِهِمْ مِن طَرِيقِ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْهُ قال البُخَارِيُّ والترمذي وابن أبي داود والدَّارَقُطْنِيُّ والبَيْهَقِيُّ: تَفَرَّدَ بِهِ شَرِيكٌ

قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: وَإِنَّمَا تَابَعَهُ هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا

وقال الترمذي رواه همَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ مُرسَلًا

وَقَالَ الْحَازِمِيُّ : 1 رِوَايَةُ مَنْ أَرْسَلَ 2 أَصَحُّ وَقَدْ تَعَقَّبَ قَوْلُ التِّرْمِذِيِّ بِأَنَّ هَمَّامًا إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ شَقِيقٍ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ هَمَّامٌ أَيْضًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ مَوْصُولًا وَهَذِهِ الطَّرِيقُ فِي سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ الْجَبَّارِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ وَرَوَى الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ : مِنْ طَرِيقِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسٍ فِي حَدِيثٍ فِيهِ : ثُمَّ انْحَطَّ بِالتَّكْبِيرِ فَسَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ 3 قَالَ الْبَيْهَقِيُّ تَفَرَّدَ بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْعَطَّارُ وَهُوَ مَجْهُولٌ ۔ (تلخیص الجبیر : ص ۲۵۴ ج ۱)

عصر حاضر کے محدث محمد ناصر الدین البانی نے وائل بن حجرؓ کی حدیث کو موضوع تک کہہ دیا ہے،تاہم ہمارے نزدیک یہ حدیث موضوع تو نہیں ضعیف ضرور ہے۔

مختصر یہ کہ وائل بن حجر کی یہ حدیث مع متابعات ضعیف ہے۔ مزید تفصیل نیل الاوطار (ص ۲۸۳ ج ۲) دارقطنی (ص ۳۴۶) تحفۃ الاحوذی (ص ۲۲۸، ص ۲۳۰ جلد ۱) اور عون المعبود ج ۱، ص ۳۱۱ میں ملاحظہ فرمائیے۔

دوسرے مذہب کی دلیل :

عن أبی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ ۔ (عون المعبود شرح ابی داوٗد، باب کیف یضع کبتیہ قبل یدیہ ص ۳۱۱ جلد ۱ ۔ اخرجہ الثلاثہ وھو اقوی من حدیث وائل بن حجر، المذکور فی دلیل الذھب الاول فإن للاول فإن للأول شاھدا من حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ صححہ ابن خزیمۃ وذکرہ البخاری معلقا، بلوغ المرام : ص ۳۶)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی آدمی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ وہ اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ کو زمین پر رکھے۔''

اور یہ حدیث وائل کی حدیث سے زیادہ قوی ہے اور اس اک شاہد بھی موجود ہے۔ اس حدیث کا شاہد ہے :

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ " يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ " ۔ (صحیح ابن خزیمۃ۔ باب ذکر خبر روی عن النبی ﷺ فی یدیہ بوضع الیدین قبل الرکبتین، ص ۳۱۸ جلد ۱)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھتے تھے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔''

ڈاکٹر محمد مصطفیٰ الاعظمی اس حدیث پر لکھتے ہیں :

أسنادہ صحیح وصححہ الحاکم ووافقہ الذھبی ورجحہ الحافظ علی حدیث وائل وعلقہ البخاری ۔ (تعلق ابن خزیمۃ : ص ۳۱۸ جلد ۱)

''اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔ امام حاکم اس کو صحیح کہا ہے۔ حافظ ذہبی نے بھی امام حاکم سے اتفاق کیا ہے اور حافظ بن حجر نے اس حدیث کو وائل بن حجرؓ کی حدیث پر ترجیح دی ہے۔

وقال الحافظ سید الناس احادیث وضع الیدین قبل الرکبتین أرجح وقال ینبغی أن یکون حدیث أبی ھریرہ داخلا فی الحسن علی رسم الترمذی لسلامۃ رواتہ عن الجرح ۔ (نیل الاوطار : باب ھیلات السجود وکیف الھوی الیھص ۲۸۴ جلد ۲)

''حافظ سید الناس کہتے ہیں کہ بوقت سجدہ زمین پر ہاتھوں کو رکھنا زیادہ راجح ہے۔ امام ترمذی کے اصول کے مطابق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو حسن کہا جا سکتا ہے کیونکہ اس کے رواۃ جرح سے محفوظ ہیں۔''

وقال ابن الترکماني في الجوهر النقي والحديث المذكور أولا يعني وليضع يديه ثم ركبتيه دلالة قولية وقد تأيد بحديث ابن عمر فيمكن ترجيحه على حديث وائل لأن دلالته فعلية على ما هو الأرجح عند الأصوليين۔ (تحفۃ الاحوذی : ص ۲۲۹ ج ۱)

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث قوی ہے اور اس کی تائید میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی موجود ہے، لہٰذا اس حدیث کو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ترجیح ہے کیونکہ قولی دلیل فعلی دلیل کی نسبت راجح اور قوی ہوتی ہے۔''

ومن المرجحات لحديث أبي هريرة أنه قول، وحديث وائل حكاية فعل والقول أرجح مع أنه قد تقرر في الأصول أن فعله - صلى الله عليه وسلم - لا يعارض قوله الخاص بالأمة، ومحل النزاع من هذا القبيل،۔ (تحفۃ الاحوذی ص ۲۲۹ ج ۱)

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کی من جملہ ترجیحات میں سے ایک ترجیح یہ بھی ہے کہ وہ قولی حدیث ہے اور وائل کی حدیث آپ کے فعل کی حکایت ہے اور قول فعل سے راجح ہوتا ہے اور وہ بات بھی علم اصول میں طے شدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا فعل آپ کے اس قول کے معارض نہیں ہوتا جو امت کے لیے خاص ہوتا ہے اور یہ محل نزاع بھی اسی قبیل سے ہے۔''

ورجح القاضی ابو بکر بن العربی فی عارضۃ الحوذی حدیث ابی ھریرۃ علی حدیث وائل بن حجر من وجہ آخر فقال الھیئۃ التی رأی مالک (وھی الھیئۃ التی مرویۃ فی حدیث ابی ھریرۃ) منقولۃ فی صلوۃ اھل المدینہ فترجحت بذلک علی غیرہ۔ (نیل الاوطار : ص ۲۸۴ ج ۲)

''اور قاضی ابو بکر بن العربی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو وائل کی حدیث پر اس وجہ سے بھی ترجیح دی ہے کہ اہل مدینہ سے سجدہ کرنے کی وہی ہیئت کذائی منقول ہے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بیان ہوئی ہے، یعنی سجدہ کرتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھنا۔''

بہر حال ہاتھ پہلے رکھے جائیں یا گھٹنے؟ دونوں طرح جائز ہے، تاہم راقم کے نزدیک ہاتھوں کو پہلے رکھنا زیادہ صحیح ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص345

محدث فتویٰ